صفحہ سات سے لائق ملاحظہ شائقین حالات انجمن - صفحہ ۲۳ سے لائق توجہ گورنمنٹ

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر اول — جلد پنجم

معہ

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت صفر ۱۲۹۹ مطابق جنوری ۱۸۸۲ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجہ	مرتبہ قیمت	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ بابت رسالہ	قیمت سالانہ بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	سعہ	ہے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ عامہ اغنیا و لائبریری سوسائٹیاں	عہ	ہے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	ہے	؏
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور رسالہ پیشگی داخل کریں	ہے	۱۲ر
۵	للّٰہی قیمت	بے وسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھیں مگر علمیت رکھیں اور اشاعت کریں	ثواب آخرت	دعا خیر

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت ہوگا ہاں رسالہ بدون ضمیمہ مل سکیگا - اسکی وجہ یہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتوں کی تفصیل و دلیل رسالہ میں مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری ناممکن نہیں اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہیں ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کار برآری ممکن ہے :

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسی مہینہ سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول ہوین اور جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کر دین

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہے -

راقم ابو سعید محمد حسین - لاہور محلہ مسجد ..

مطبع انجمن پنجاب لاہور مین چھپا

ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین لائق توجہ گورمنٹ

(نمبر ۴)

اس نمبر مین ہمکو یہہ بحث مد نظر ہے کہ ہندوستان (جس سے ہماری مراد
پنجاب بنگال مبئی سنٹرل انڈیا سبھی بلاد ہین) کے اہلحدیث کا چال و
چلن (جسکو گورمنٹ سے تعلق ہے) کیسا ہے -
جہانتک کہ ہمنے بیس برس کے عرصہ مین خود بتجربہ و مشاہدہ کیا اور اُن سب
بلاد مین عرب تک پھر کر دیکھا - اور اس زمانہ سے پچھلے زمانون کے حالات کو
ثقات سے سنا اور اخبارات اور تاریخی تحریرات کو پڑھا ہمنے اس گروہ (اہل
قرآن وحدیث پر پیروی کرنے والون) کے چال وچلن کو گورمنٹ کے مخالف نہ پایا -
یہہ لوگ عموماً اصل قرآن وحدیث کے متبع و پیرو ہین - قرآن وحدیث کے مقابلہ
مین کسی عالم یا امام زندہ یا مردہ کی تقلید (جو بلا دلیل بات مان لینے کا نام ہے)
نہین کرتے اور اصل قرآن وحدیث سے جیسیکہ رعایا کے حق مین گورمنٹ کے
مخالفت کی ممانعت ثابت ہے (نمبر ۱ و ۲ مضمون وہابی) مین بیان ہو چکی ہے
پھر ان لوگون کا چال وچلن مخالف گورمنٹ ہونا باوجود انکے متبع و پیرو
قرآن ہونیکے کیونکر ممکن ہے جن باتون سے اس گروہ کو عوام مسلمانون کی نسبت
خصوصیت یا مخالفت ہے (جیسے نماز مین رفع یدین کرنا آمین بلند کہنا (ایسے ہی اور
کیفیات نماز) قبرون اور تعزیہ کی پرستش نکرنا - اولیا اور انبیا کو حاجت روا اور
غیب دان نہ جاننا - بیاہ شادیون مین ناچ رنگ اور بڑھ بڑھ کر دھوم دہام کی
دعوتین وغیرہ اسرافات بیجا نکرنا - سودی تجارتین و معاملات نکرنا

کہانے پینے مین چھوت و پرہیز رسمی کا قائل نہونا۔ تمام رسم و رواج ملک و قوم کو قرآن و حدیث کے برخلاف نہ ماننا و علی ہذا القیاس اور امور مذہب و معاشرت ان باتون کو گورنمنٹ سے کچھہ مخالفت نہین ہے بلکہ بعض باتون کو عین موافقت ہے اور انہین سلطنت کی عین متابعت و اطاعت پائی جاتی ہے۔

اس وقت کے دانشمندون اور مہذبون کا (خواہ کسی مذہب و ملت کے ہون) مقولہ ہے جو شخص اپنے مذہب مین پختہ اور اسکا سچا پیرو اور ثابت قدم ہوگا وہ سلطنت و ملک کا بہی مطیع و خیر خواہ ہوگا بشرطیکہ اسکا مذہب اسکو بغاوت سلطنت کا سبق نہ پڑہاتا ہو بلکہ متابعت سکہاتا ہو اور جیسا کہ اسلام کا حال ہمنے مضمون وہابی نمبر ۱ و ۲ مین ثابت کر دکہایا ہے اور جو شخص مذہب کا پیرو نہوگا اپنے خالق و رہبر کا حق شناس نہوگا وہ سلطنت و ملک کا کیا حق پہچانیگا اور کیون اطاعت کریگا۔

بنا برعلیہ مذہب اسلام کے سچے پیرو فرقہ پر گمان مخالفت سلطنت کوئی وجہ نہین رکہتا۔ ہمنے کبہی نہ سُنا کہ ہندوستان کے فلانی جگہہ کے اہلحدیث نے کبہی سرکار انگریزی کی مخالفت و بغاوت کی ہے یا کسی مخالف و باغی کو اس مخالفت مین مدد دی ہے مگر بعض انگریز ملازم گورنمنٹ وغیرہ (جو اصل مذہب قرآن و حدیث سے واقف نہین) اس گروہ کو مخالف گورنمنٹ سمجہتے ہین اور جو بعض اوقات ہندوستان اور سرحد پر گورنمنٹ سے مخالفتین وقوع مین آئی ہین ان مین ان لوگون کی سازش بیان کرتے ہین مفسدہ ۱۸۵۷ء اور سرحدی واقعات کو اسی قسم کے اسے سمجہتے ہین اور وہ یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہہ لوگ ہمیشہ تحریر و تقریر سے اسی بغاوت کی ترغیب مین لگے رہتے ہین اور اس باب مین انہون نے کئی کتابین تالیف کرکے عام لوگون مین مشتہر کر رکہی ہین انکے نزدیک یہہ لوگ عملاً و علماً و قولاً و فعلاً ہر طرح سے گورنمنٹ

کی مخالفت مین کوشش کر رہے ہین ہم اس مقام مین ان لوگونکی غلط
فہمی بیان کرنا چاہتے ہین اور اس گروہ کے چال وچلن علمی وعملی و
قولی وفعلی کی برات مخالفت گورنمنٹ سے ثابت کر دکہاتے ہین۔

سرحدی حالات کو تو ہم مضمون وہابی نمبر ۳ مین بتفصیل بیان کر چکے ہین
اسلئے اُنکے اعادہ کی حاجت نہین دیکہتے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سازش وشمولیت
اور تصنیفات ترغیب مفسدہ وبغاوت سے یہان بحث کرتے ہین۔

واضح ہو کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اس گروہ کے کسی ایک شخص (لائق شمار واعتبار)
کی شراکت وسازش بغاوت کرنے یا اُسکے ترغیب دلانے مین پائی نہین گئی۔
کوئی دعوے نہین کرسکتا اور نہ اسکا ثبوت دے سکتا ہے کہ کوئی مولوی یا مقتدا
یا رئیس اس گروہ کا اس مفسدہ مین شریک تہا۔ اور کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلان
فلان شخص (بہادر شاہ یا فیروز شاہ یا بخت خان وغیرہ) جو اس بغاوت کے بانی مبانی
یا اسکے معاون تہے) اہلحدیث یا وہابی تہا۔

اس موقعہ پر علماء دہلی کا (جنمین اسوقت کے اکابر اہلحدیث بہی داخل ہین)
فتوے جہاد پر دستخط ومواہیر کرنا اور بعض مولویون کا (جیسے مولوی عبدالقادر لودہیانوی
اور انکے بیٹے سیف الرحمن وغیرہ اور مولوی رحمتہ اللہ کرانوی اور مولوی سرفراز علی
گورکہپوری ومولوی فضل حق خیرآبادی وغیرہ کا) اس ہنگامہ مین شریک ہونا کچہہ کچہہ
شکوک وظن پیدا کرتا ہے اور مخالف کو بات کہنے کا موقعہ دلاتا ہے۔ لہذا ان باتونکا
جواب دینا ہم ضروری سمجہتے ہین۔

بیشک علماء دہلی نے فتوے جہاد پر مواہیر کی ہین مگر بجبر گولی وشمشیر کے جسکی
تفصیل یہہ ہے کہ جب باغی فوج دہلی مین آکر جمع ہوئی اور بخت خان بریلی سے
آیا اور مولوی سرفراز علی اور مولوی رحمت اللہ ومولوی عبدالقادر معہ اپنے فرزندون

کے بخت خان کے ساتھہ شامل ہوئے تو بخت خان نے اُن لوگون سے جہاد کا فتوے لکھوایا پھر اسپر علماء دہلی کے دستخط و مواہیر ثبت کرانا چاہا۔ ایک روز بخت خان مع افسران باغی فوج جامع مسجد دہلی مین آیا اور سپاہیون کی معرفت شاہ احمد سعید شاہ عبد العزیز خانقاہی اور مفتی صدر الدین اور نواب قطب الدین خانصاحب اور مولوی کریم اسداد ہوئی فرید الدین اور مولوی ضیاء الدین اور مولوی نوازش علی اور مولوی رحمتہ اللہ دہلوی (یہ پہلے مولوی رحمتہ اللہ کرانوی ہین) اور مولوی حفیظ اللہ صاحب اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحبان کو بلوایا پھر مولوی سرفراز علی نے بحکم بخت خان وہ فتوے پڑہ سنایا۔ جب وہ فتوے تمام ہوا تو بخت خان وغیرہ باغی افسرون نے علماء کو حکم دیا کہ اس فتوے پر اپنے دستخط کردین ورنہ سب قتل کئے جاوینگے۔ پس سب نے بخوف جان کرہاً و جبراً دستخط کردئے۔ اور اگر وہ دستخط نکرتے تو اسیوقت سب تلوار سے قتل کئے جاتے یا توپ سے اوڑائے جاتے ہمارے خیال مین اگر وہ انگریز (جو اہلحدیث پر اس مجبورانہ شراکت کے سبب حرف گیری کر رہے ہین) اس موقعہ پر ہوتے اور اس فتوے کی موافقت پہ مجبور کئے جاتے تو تلوارون کو دیکھکر ضرور اظہار موافقت کرتے اور اس فتوے پر دستخط کرتے ہمارے اس دعوے پر کہ انہون نے جبراً دستخط کئے ہین دلی ارادہ سے نہین کئے ایک بڑی روشن دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ دستخط کرکے پھر گہر سے باہر نہ نکلے اور اس جہاد مین شریک نہوئے یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ انگلشیہ کا دہلی پر دوبارہ تسلط ہوا تو گورنمنٹ نے اُن دستخط کرنے والے مولویون کو بری الذمہ قرار دیا نہ کسی کو پھانسی دیا نہ کسی کا گہر لوٹا حالانکہ باغیون کے مددگارون کو پھانسی دینا اُسوقت کا عام ردل تہا۔

دوسری دلیل یہہ ہے کہ ان ہی مجبور ہوکر دستخط کرنے والے مولویون سے مولوی حفیظ اللہ خان اور مولوی نذیر حسین اور انکے بیٹے مولوی شریف حسین اور اُنکے شاگرد ان مولوی محمد صدیق پشاوری اور مولوی عبد اللہ مرحوم غزنوی۔

(جنکی اولاد و قبائل اب امرتسر مین آباد ہین اور اس سلطنت کو امن وازادی کی نظر سے اپنے قدیم وطن غزنوی و کابل سے بہتر سمجھکر پہر وہان جانا نہین چاہتے) نے ایک میم کو زخمی پاکر امن دیا اور اپنے گہر مین لیجا کر اُسکے زخمون کا علاج کرکے جب موقع پایا سرکاری کیمپ مین پہونچا دیا جبپر انکو سرکار کی طرف سے انعام و اکرام بہی ..... اور اگر انکا اس فتوے پر مہر کرنا دلی ارادہ سے ہوتا تو یہ خیر خواہانہ کام اُنسے کیون ہوتا انکو انگریزون کی ایسی حالت ضعیف مین انگریزون سے کیا ڈر تہا اور کیا طمع و توقع - اس بیان کی تصدیق کے لئے ہم دو چٹھیان انگریزی معہ ترجمہ نقل کرتے ہین -

ان چٹھیون نقل جو ہمارے پاس دہلی سے پہنچی ہے - اسمین بعض الفاظ مشتبہ ہین اُنکو بعینہ بدلنا مناسب نہین سمجھا - ان بعض الفاظ کو بطور اختصار چہوڑ دیا ہے

نقل چٹھی ڈبلیو جی وائڑ فیلڈ صاحب بہادر قائم مقام کمشنر سابق دہلی

نقل اصل چٹھی	ترجمہ
Delhi 27th Sept. 1877	دہلی ۲۷ ستمبر ۱۸۷۷ء
Molvi Nazeer Hoossain & his son Molvi Shariff Hoossain were with other members of their family instrumental in saving the life of Mrs Leesons during the mutiny, they tended her when wounded kept her in their ho-use	مولوی نذیر حسین اور انکے پسر مولوی شریف حسین نے معہ دیگر مردم خاندان کے مسز لیسن کی میم کی غدر مین جان بچائی تہی اُسوقت مین بہہ اُسکو اپنے گہر لے گئے تہے

for 3½ months and finally sent her into the British Camp at Delhi.

He says that he has lost, in a f[illegible] which took place in his house in Delhi, all his English Certificates. I think this is extremely probable. he probably had Certificates from General Nevelle Chamberlain & General Burnard Colonel Sytter and others.

I remembered the facts well and Mrs Leesons coming into Camp.

The family received a handsome reward Rupees 200/. and Rs: 400/. Rupees 700/. compensation for the demolition of houses bestowed upon

جس وقت مین وہ زخمی پڑی ہتی سوا نیے مکان مین ساڑھے تین مہینے تک رکھا۔ آخر سرکاری کیمپ مین پہنچا دیا انکے بیان سے ظاہر ہوا کہ سرکاری انگریزی چہٹیان اُس آگ سے جل گئین ہین جو انکے مکان مین لگی تہی۔ مین خیال کرتا ہون یہہ امر صحیح ہے انکے پاس چہٹیان نِوِل چمبرلین صاحب اور جرنیل برن صاحب اور کرنیل سیٹلر صاحب وغیرہ کی تہین اور مسٹر لیسن کی میم کے آنے کی کل حقیقت مجکو یاد ہے انکو دوسو روپیہ ایک مرتبہ اور چارسو روپیہ ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو روپیہ بعوض گر جانے مکانات کے ملا۔

پس یہہ خاندان قابل لحاظ اور مہربانی کے ہے	them. The family all deserve consideration and kindness at our hands.
دستخط	(Signed)
ڈبلیو جی واٹر فیلڈ	W. G. Waterfield
قایم مقام کمشنر	offg: Commissioner

نقل چھٹی مسٹر جی ای ینگ صاحب بہادر کمشنر

مینے بچشم خود دیکہا اور مسیز صاحبہ سے بہی سنا فے الحقیقت یہہ سارٹیفکیٹ درست ہے اور اسمین یہہ لکہا ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین نے اُنکی جان دشمنون سے بچائی -	I have seen the original of their certificate shows, also learned from M^rs Leesons' life the fact herein mentioned. It is probable that the fact taken by Moulvi Nazir Hoossain and Sharif Hoossain has made them enemies among disaffected persons.
دستخط جی ای ینگ	Sd/. G. E. Young
۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء	16/9/81.

یہہ اُس فتوے جہاد پر علماء دہلی کے مہر و دستخط کرنے کا جواب ہے - اب رہا بعض علماء پنجاب و ہندوستان کا اس مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شریک ہونا اسکا جواب یہہ ہے کہ منجملہ اُن علماء کے جو اس مفسدہ مین شریک تہے اہل حدیث ایک بہی

تھا بلکہ اکثر اُنہین ایسے تھے جو اہل حدیث سے مخالفت کے مدعی تھے - اور اُنکی ذریات واتباع اتبک اس گروہ سے عداوت کا دم مارتے ہین ان سب سے بڑے مولوی فضل حق خیرآبادی ہین اُنکی عداوت ومخالفت اس گروہ سے شہرہ آفاق ہے وہ مولوی محمد اسمٰعیل کے (جو اس گروہ کے ایک پیشوا تھے) مدت العمر مخالف رہے اور امکان نظیر پیغمبر کے مسئلہ مین اُنکی تکفیر کرتے رہے وہ فوت ہوئے تو اُنکے بیٹے عبدالحق بحکم (میراث پدر خواہی علم پدر آموز) اس کام مین لگے اور اتبک اس خاندان کی ذریات واتباع اس گروہ کی مخالفت کے مدعی موجود ہین -

مولوی عبدالقادر لودہانہ والے بہی اس گروہ کی چال پر نہ تھے - وہ تو فوت ہو گئے ہین - انکے خیالات کا کوئی تجربہ ومشاہدہ چاہے تو اُنکے فرزندون کو جواب لودہانہ مین ہین اگر دیکہے کیسے ممبرون پر بیٹہ کر اہلحدیث کی تکفیر کرتے ہین اور اس گروہ سے اپنے اور اپنے باپ کے مخالفت ظاہر کر رہے ہین - اس باب مین انہون نے چند رسائل بہی لکہے ہین از انجملہ ایک رسالہ **انتصار الاسلام** ہے جسمین اس گروہ کے مسائل مذہبی کا بہت تحقیر وتوہین کے ساتہہ رد ہے ایک رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** ہے جسمین اس گروہ کو اپنی مسجدون سے نکال دینے اور انکو کافر مرتد سمجھنے کی وصیت وتاکید فرمائی ہے صوبہ بہار مین اس رسالہ پر عمل بہی ہو چکا ہے جسکا ذکر ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ جلد ۳ مین کیا ہے -

جسکو اس بیان مین شک ہو وہ ان رسائل کا مطالعہ کرے - ایسا ہی مولوی رحمت اللہ و مولوی سرفراز علی کا حال ہے پر اس مقام مین اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے ہین یہہ مقام اس تاریخی حالات کی تفتیش سے اجنبی ہے

حاصل مطلب یہہ کہ اُن لوگون مین ایک شخص بہی اہلحدیث کے عمل و عقیدہ پر نہتا پہر اُن لوگون کا اس مفسدہ مین شریک ہوجانا اہلحدیث پر الزام قایم ہونے کا باعث کیونکر ہو سکتا ہے ؟

اس بات سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ جس مذہب پر وہ لوگ ہین اُس مذہب یا مذہب اہلحدیث کے سوائے اور سبہی اسلامی مذاہب کے رو سے مخالفت گورنمنٹ جایز ہے - حاشا وکلا ہم کسی مذہب کو اس مخالفت کی تہمت نہین لگاتے بلکہ مقصود ہمارا اس بات سے صرف اسیقدر ہے کہ ان لوگون کا فعل (خواہ کسی نیت و سبب سے ہوا ہو) اہلحدیث کا فعل نہین ہو سکتا رہا یہہ امر کہ انہون نے یہہ کام (غدر مین شریک ہونا) کیون کیا آیا یہہ اُنکو مذہب کی ہدائت تہی یا کوئی اور وجہ ہوئی - اسمین ہم تو یہی کہینگے (گو ہم اُنکے مذہب پر نہین ہین) کہ اس فعل مین اُنکے مذہب کا دخل نہین ہے اُنکو مذہب نے غدر و فساد کی ہدائیت نہین کی بلکہ طمع دنیوی و بدنیتی نے انکو یہہ جرأت دلائی (چنانچہ مولوی فضل حق کا بہادر شاہ سے اُن ایام مین خیر آباد کی سند لیکر ہونا اس دنیا طلبی پر دلیل ہے یا یہہ کہ انہون نے اپنی رائے مین غلطی کی یا کوئی اور وجہ اُنکے دماغ مین پیدا ہوئی الغرض اُنکو جو ہدائت ہوئی خیال سے ہوئی مذہب سے نہین ہوئی اسکی نظیر یہہ ہے جو اندنون ایک شخص مکلین نامی نے ملکہ معظمہ قیصر ہند پر باوجود عیسائی ہونیکے گولی چلائی تہی اس عمل کو کوئی بہی نہین کہہ سکتا کہ مذہب کی ہدائیت تہی اسی قسم کی وجہ ان لوگون کے فعل کی پیدا ہو سکتی ہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شمولیت کا جواب بہی ادا ہوا -

اب اس بات کا جواب باقی رہا کہ یہہ لوگ بذریعہ تحرات و تصنیفات مفسدہ و بغاوت گورنمنٹ انگلشیہ کے لوگون کو ترغیب دلاتے ہین

+ یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ نے باغیان غدر کی جان بخشی و معافی کا اشتہار دیا تو مولوی عبدالقادر کے بیٹے جو موجود تہے وہان نہ ہین چلائے اور اگر انکو بغاوت مذہب کی ... [illegible] ... تو ... جان بخشی ...

اس بات مین ہم بجاے اسکے کہ اپنی تصنیفات و کلام کو پیش کرین از ذیل سید احمد بہادر ستی ائین ای کے اس کلام کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہین جو اپنے رسالہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے جواب مین فرمایا ہے اب بصفحہ (۵۲) اس رسالہ کے فرماتے ہین۔

جس موقعہ پر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی کتابون کا ذکر کیا ہے وہان انہون نے یہہ فقرہ لکہا ہے کہ "وہابیون کی کتابو مین دیندار اور خدا پرست ادمیونکا سب سے بڑا فرض یہی لکہا ہے کہ وہ جہاد کرے" اور بعد اسکے پہر صفحہ ۶۶ مین لکہا ہے کہ "وہابیون نے نظم و نثر زبان مین انگریزون پر جہاد کرنے کی بابت اس کثرت سے رسالہ لکہے ہین کہ اگر ان سب کا حد سے زیادہ مختصر خلاصہ کیا جاوے تو بہی اُسنے ایک بڑے حجم کی کتاب طیار ہو" اور اسی کے ذیل مین صاحب موصوف نے مسلمانون کی ان پیشین گویون کا ذکر کیا ہے جو انگریزی حکومت کے زوال کی نسبت کی گئی ہین اور مسلمانون کی چودہ کتابون کی ایک فہرست بہی لکہی ہے اور انمین سے چند فقرے نقل کیے ہین جنکا ذکر آئندہ اویگا جنکے ضمن مین ڈاکٹر صاحب کی بہت کہلی ہوئی غلطیان بہی ظاہر ہونگی جہاد تو ایک ایسی چیز ہے کہ اُسکے جواز و عدم جواز اور اُسکے شروط کا ذکر مسلمانون کی آسمانی کتاب یعنی قران شریف اور احادیث نبوی اور فقہ کی تمام کتابون مین برابر موجود ہے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب کو لکہنا زیبا تہا کہ تمام مسلمانونکی مذہبی کتابو مین جہاد کا ہر جگہہ ذکر ہے یہہ لکہنا مناسب نہ تہا کہ صرف وہابیونکی کتابو نمین اسکا ذکر ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب نے یہہ سمجہا ہے کہ جہاد وہابیون کے نزدیک سب سے بڑا فرض ہے تو ان کو یہہ لکہنا بہی ضرور تہا کہ وہ کن کن صورتو مین فرض ہے میری دانست مین ڈاکٹر صاحب کا یہہ بیان بالکل غلط ہے کہ وہابیون نے خاص جہاد کے باب مین بہت سی کتابین لکہی ہین چنانچہ جب ہم ان کتابون کے